

1 عمومی جائزہ

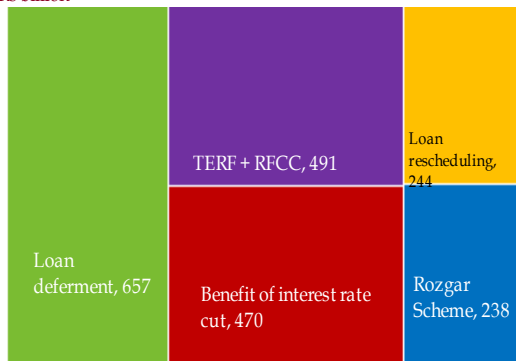
جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار

مالی سال 2021ء			مالی سال 2020ء		
سہ	سہ	سہ	سہ	سہ	سہ
شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)	شرح نمو (فیصد)
8.2	11.0	5.0	-2.7	0.1	ایل ایس ایم
8.6	8.4	8.8	11.1	12.1	تومی س ایف
5.0	6.2	-1.1	3.2	3.5	نجی شعبے کا قرض
5.6	4.3	1.2	5.2	4.5	رسمدزر (ایم ٹی)
-4.8	0.7	-10.7	4.6	7.4	برآمدات
-0.5	4.4	-5.7	-15.2	-11.5	درآمدات
5.1	3.7	1.4	3.3	1.0	شرح مبادلہ (+ اضافہ - کمی %)
4.9	2.6	2.2	5.0	2.7	ایف بی آر ٹیکس حاصل
7.0	7.0	7.0	13.25	13.25	پالیسی ریٹ (آخر مدت)
ادب اھویکی ڈالر					
1.3	1.3	0.02	4.1	3.4	اسٹیٹ بینک ذخائر میں تبدیلی
14.2	7.1	7.1	11.4	5.9	ترسیلات زر
0.9	0.4	0.5	1.4	0.8	پاکستان میں ایف ڈی آئی
1.5	1.5	0.02	5.3	4.2	زرمبادلہ قرضے (خالص)
فیصد جی ڈی پی					
-2.5	-1.4	-1.1	-2.4	-1.7	مالیاتی توازن
0.7	0.2	0.6	0.7	0.002	بنیادی توازن
0.9	0.5	1.3	-2.6	-2.6	جاری کھاتے کا توازن

ماخذ: الف پاکستان دفتر شریات؛ اسٹیٹ بینک؛ وفاقی بورڈ آف ریونیو اور وزارت خزانہ

شکل 1.1: اسٹیٹ بینک کے اہم امدادی اقدامات کا سیاق و سباق (15 مارچ 2021ء تک)

Rs billion



* The overall size of SBP support is Rs 2,101 billion.

TERF: Temporary Economic Refinance Facility

RFCC: Refinance Facility for Combating Covid-19

Source: State Bank of Pakistan

جو معاشی بحالی مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نظر آنا شروع ہوئی تھی دوسری سہ ماہی میں مزید مضبوط ہو گئی (جدول 1.1)۔ کاروباری سرگرمیاں زیادہ تر روانی سے چلتی رہیں کیونکہ کووڈ کی دوسری لہر میں ملک میں نقل و حرکت پر اس طرح کی سخت پابندیاں لگانے کی ضرورت نہیں پڑی جیسی 2020ء کے اوائل میں لگائی گئی تھیں۔ خاص طور پر سال جوں جوں گذرنا تو صنعتی پیداوار میں تیزی آئی اور خریف کی اہم فصلوں کے تخمینے۔ کپاس کے نمایاں استثناء کے ساتھ۔ اپنے اہداف سے تجاوز کر گئے۔ معاشی سرگرمی میں تیزی کی عکاسی شعبہ خدمات کے اظہاروں اور کاروباری اعتماد میں مسلسل بہتری سے بھی ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس مدت کے دوران عمومی مہنگائی بھی اعتماد پر آگئی۔

یہ سازگار معاشی نتائج کووڈ 19 کی وبا کے بعد مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں متعارف کرائے جانے والے سیالیتی امداد کے اقدامات کے تسلسل اور مختلف شعبوں سے مخصوص مددگار پالیسیوں کے متعارف کرائے جانے کی بنا پر ممکن ہوئے۔ زرعی شعبے میں شرح سود کو پست سطح پر رہنے دیا گیا جس سے فرموں اور گھرانوں کو قرض کی مالکاری اور ادائیگی کو قابو میں کرنے میں مدد ملی۔ ساتھ ہی اسٹیٹ بینک نے اہم سرگرمیوں جیسے پے رول ادائیگیاں، معینہ سرمایہ کاری اور بیلنسنگ، ماڈرنائزیشن اینڈ زرعی پالیسی منٹ (بی ایم آر) کو تقویت دینے کے لیے کئی ری فنانس اسکیمیں متعارف کرائیں جبکہ ضوابطی اقدامات سے قرضوں کی تشکیل نو اور اصل رقم کی واپسی کے التوا کا موقع ملا۔ ان اقدامات سے فرموں اور گھرانوں کے سیالیت کے مسائل کی شدت میں کمی آئی اور دیوالیہ پن کی روک تھام ہوئی۔ اس کے علاوہ صحت کے شعبے کے لیے ایک خصوصی مالکاری سہولت فراہم کی گئی۔ مجموعی طور پر کاروباری اداروں اور گھرانوں کے لیے ان اسکیموں سے تخمیناً چار قوم فراہم کی گئیں وہ جی ڈی پی کے تقریباً 5 فیصد کے مساوی ہیں (شکل 1.1)۔

مزید برآں، برآمدات اور تعمیرات کے شعبوں کو بھی سہولت مہیا کی گئی۔ برآمد کنندگان کو موجودہ برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) میں اہلیت کے معیار کی توسیع، ریفرنڈم کی ادائیگی کی رفتار میں تیزی اور برآمدی وصولیاں واپس



* FMCG Sales are based on the financials of 19 listed companies.

Source: SBP, APCMA, PAMA, OCAC, NEPRA & Corporate reports (various issues)

ی قیمتوں کے توسط سے کاروباری اداروں اور کاشتکاروں کی خام مال کی لاگت کم کرنے کے لیے ایک وسیع تر پالیسی کاوش کی شکل میں تھی۔ گھرانوں کے اخراجات کو قائم رکھنے کی خاطر معاشی طور پر کمزور طبقات کے لیے براہ راست نقد امداد بھی زیر جائزہ مدت کے کچھ عرصے کے دوران جاری رکھی گئی۔

لانے کے لیے اضافی مہلت کی امداد فراہم کی گئی۔ اس دوران اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو دسمبر 2021ء تک اپنے ہاؤسنگ اور تعمیرات کے قرضے مجموعی نجی شعبے کے قرض جزدان کے 5 فیصد تک بڑھانے کے لیے لازمی اہداف دیے۔

اس مربوط پالیسی امداد سے مالی سال 21ء کے آغاز سے نقل و حرکت پر عائد پابندیوں میں بتدریج نرمی کے بعد فرموں کو صنعتی خام مال اور صارفی اشیاء کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے میں انتہائی مدد ملی۔ معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے ساتھ سیمنٹ، پیٹرولیم مصنوعات اور عارضی صارفی مصنوعات (FMCGs) کی فروخت نیز بجلی کی پیداوار سب میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلند سال نمو درج کی گئی (شکل 1.2)۔ ساتھ ہی پاکستان کی برآمد کردہ اہم مصنوعات، خصوصاً بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل اشیاء، غیر باسستی چاول، سیمنٹ اور ادویہ سازی کی مصنوعات، کی بیرونی طلب بھی بحال ہو گئی جس کے نتیجے میں ان صنعتوں کے برآمدی حجم میں نمایاں اضافہ ہوا۔ طلب کی سازگار ملکی اور بیرونی حرکیات کی

علاوہ ازیں ضابطہ کاری کے حوالے سے جو کاوشیں کی گئیں ان کا مقصد ضروری طبی آلات اور سامان کی بروقت درآمد میں سہولت دینے کے لیے درآمدی طریقہ ہائے کار کو آسان بنا کر شعبہ صحت کو بڑھاوا دینا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ بینکوں کو فرموں اور افراد کی قرض کی ہنگامی ضروریات پوری کرنے میں مدد دینے کے لیے میکرو پروڈکشن ضوابط میں بھی ردوبدل کی گئی جن میں کیپٹل کنزرویشن بفر سے متعلق ضوابط بھی شامل ہیں۔

مالیاتی شعبے میں مجموعی سیکائی کے باوجود مدنی امداد نمایاں تھی جو تعمیرات کی صنعت کے لیے ٹیکس رعایات، زیر التوا ریفرنڈز کی ادائیگی کے علاوہ توانائی کے نرخوں پر رعایات، درآمد شدہ خام مال پر ٹیکس مستثنیات اور سبسڈیز اور اضافی کم از کم امداد

دوم، مالیاتی کھاتے میں بھی بہتری کے آثار دکھائی دیے اور معیشت کی رفتار تیز ہونے پر ٹیکس محاصل پچھلے سال کی نسبت بڑھ گئے۔ ٹیکس کی وصولیاں درآمدات پر انحصار کرنے والے شعبوں جیسے فولاد، پیٹرولیم مصنوعات، خوردنی تیل، چائے اور گاڑیوں کی وجہ سے بڑھیں۔ ان تمام اشیاء کے درآمدی حجم اور قیمتیں (روپے میں) گزشتہ برس سے زیادہ تھیں اور دوران مدت وصولیاں بڑھانے میں معاون رہیں۔ مجموعی محاصل میں براہ راست ٹیکس کا حصہ بھی پچھلے سال سے زیادہ رہا۔ ان ذرائع حاصل ہونے والے بلند تر محاصل نے بیشتر محاصل درآمدات کی کٹم ڈیوٹی پر رعایات کے اثر کی تلافی کر دی۔ اسی طرح اخراجات کے حوالے سے غیر سودی خرچ دونوں سہ ماہیوں میں کم ہوا جن میں ترقی، دفاع، پنشن اور شہری حکومت کے انتظام کے مصارف شامل ہیں۔ نتیجے کے طور پر مالی سال 21ء کی دونوں سہ ماہیوں میں بنیادی توازن فاضل رہا جبکہ مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے تقریباً پچھلے سال کی سطح پر رہا۔

اس دوران مہنگائی کے حوالے سے، مجموعی قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں گر کر 8.6 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 11.1 فیصد تھی۔ یہ نتیجہ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں زیادہ تر نرخوں کے مضر دباؤ۔ جس کا اظہار قوزی گرانی سے کیا جاتا ہے۔ میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ قوزی گرانی میں یہ کمی شرح مبادلہ میں قدرے استحکام آنے، توانائی کی قیمتوں میں دوران مدت کمی اور اضافی استعداد کی موجودگی کی بنا پر ممکن ہوئی۔ ان تمام عوامل نے فرموں کی خام مال کی لاگت کو زیادہ بڑھنے سے روک رکھا۔

بہر حال مجموعی معاشی اظہاریوں میں اس بہتری کے باوجود چند رجحانات پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ اول، اگرچہ مالی سال 21ء کے لیے قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی ابھی تک پچھلے سال سے کم ہے اور اسٹیٹ بینک کی 7-9 فیصد کی پیش گوئی کے اندر ہے تاہم کئی زرعی اجناس خصوصاً غذائی اشیاء میں رسدی حوالے سے مشکلات حالیہ مہنگائی کے نتائج کو تحریک دینے میں زیادہ نمایاں ہو گئی ہیں۔ مثال کے طور پر اگرچہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی علاقوں میں عمومی مہنگائی بالترتیب 7.3 فیصد اور 10.6 فیصد تھی تاہم غذا اور غیر الکلی مشروبات کی مہنگائی کافی زیادہ تھی (بالترتیب 14.0 فیصد اور 16.2 فیصد)۔ چنانچہ اہم اجناس کے ذخائر

وجہ سے درآمد شدہ خام مال جیسے لوہے اور فولاد، کیمیکلز، پلاسٹک، صنعتی ایندھن اور کپاس کے لیے مقامی فرموں کی ضرورت بھی بڑھ گئی۔

اس بڑھتی ہوئی سرگرمی کو پورا کرنے کے لیے فرموں کی قرض کی ضروریات میں بھی اضافہ ہوا، خصوصاً دوسری سہ ماہی میں۔ مجموعی طور پر مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کو قرض سال بسال بنیاد پر تقریباً گنا دو گنا اور دوسری سہ ماہی میں قرض کی تقسیم نے پہلی سہ ماہی کی واپسی کا اثر بالکل زائل کر دیا۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیموں نے اہم کردار ادا کیا کیونکہ ان اسکیموں کا استعمال گزشتہ سال سے کافی زیادہ تھا۔ ٹیکسٹائل اور چاول کی صنعتوں نے اپنی بیشتر مختصر مدتی قرض کی ضروریات کے لیے برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کو استعمال کیا۔ جہاں تک معینہ سرمایہ کاری قرضوں کا تعلق ہے، کئی صنعتوں نے اپنی گنجائش میں توسیع اور بی ایم آر کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) بشمول عارضی معاشی ریلیف سہولت (ٹی ای آر ایف) استعمال کی۔ اس دوران صارفی مالکاری بھی پچھلے برس کی نسبت بڑھ گئی۔ ذاتی اور کار فنانسنگ میں خاصے اضافے کے علاوہ مکاناتی قرضوں میں بھی پھر دلچسپی لی جانے لگی۔

اہم بات یہ ہے کہ اقتصادی سرگرمی میں اضافہ اور سہولتی پالیسیاں معاشی عدم توازن کے بڑھنے پر متفق نہیں ہوئیں۔ اول، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں ملک کا بیرونی کھاتہ خاصاً بہتر ہو گیا کیونکہ ترسیلات زر میں 24.9 فیصد اضافہ اور خدمات و بنیادی آمدنی کے خساروں میں سکڑاؤ تجارتی خسارے میں 4.4 فیصد اضافے کی تلافی کرنے کے لیے کافی تھا۔ نتیجتاً اس مدت کے مسلسل پہلے پانچ مہینوں میں جاری کھاتہ فاضل رہا اور مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کا مجموعی فاضل 1.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ جہاں تک بیرونی فنانسنگ کا تعلق ہے، کثیر فریقی، دو طرفہ اور کمرشل ذرائع سے رقوم دستیاب تھیں جبکہ جی ڈی پی کے ڈیٹ سروس سپینشن انی شیے ٹو (ڈی ایس آئی) نے رقوم کی واپسی کا بوجھ کم کرنے میں مدد دی۔ اس طرح جاری کھاتے کے فاضل کے ہمراہ زر مبادلہ کی دستیاب رقوم مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 1.3 ارب ڈالر کے اضافے اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں 5.1 فیصد اضافے کا سبب بنی۔

پر درست اور بروقت اعداد و شمار کی دستیابی کو یقینی بنانے اور خردہ سطح پر قیمتوں کی نگرانی کے لیے مؤثر رسدی انتظام اور بروقت انتہاء کے نظام کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت لازمی اجناس کی درآمد میں تاخیر کا باعث بننے والی رکاوٹوں سے نمٹنے اور وفاقی اور صوبائی محکمہ ہائے خوراک کے مابین بہتر رابطہ کاری کو یقینی بنائے۔¹

سرگرمیوں میں حالیہ رجحانات کا تسلسل بشمول کووڈ کی دوسری لہر پر مؤثر کنٹرول (شکل 1.3)؛ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں ایل ایس ایم میں کووڈ کی پیدا کردہ مندی اور گندم کی پیداوار کے بہتر امکانات شامل ہیں۔ تاہم پہلے کی طرح پیش گوئی میں کمی کا خطرہ بنیادی طور پر تیسری لہر کے آغاز کے ساتھ کووڈ کیسوں کا پھر سر اٹھانا ہے جس کی بنا پر نقل و حرکت پر پھر پابندیاں لگانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

دوم، قرضے کی واپسی بدستور چلتی ہے کیونکہ ملک میں محاصل کی پیداوار اس وقت مارک اپ ادا نیگیوں کی بڑی مقدار کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سودی ادا نیگیوں کا تقریباً 23 فیصد جمع شدہ بنیادی فاضل سے پورا کیا گیا جبکہ بقیہ کے لیے اضافی قرض لیا گیا۔ اس سے محاصل کی اساس کو وسیع کرنے کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے خصوصاً دستاویزیت کی جاری مہم کو تیز کر کے اور ٹیکس وصولی میں رساؤ کو دور کر کے۔

صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے لیے اسٹیٹ بینک کی پورے سال کی پیش گوئی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور وہ 7-9 فیصد کی حدود میں ہے۔ اس میں اضافے کا خطرہ اجناس کی عالمی قیمتوں کے بڑھنے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ ملک میں غذائی اشیاء کے رسدی مسائل کے سنگین ہونے یا یوٹیلٹی نرخ بڑھنے سے بھی مہنگائی کے اعداد و شمار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

اب جاری کھاتے کے خسارے کی پیش گوئی، جی ڈی پی کی 1.0-0 فیصد کی حدود میں ہے جبکہ قبل ازیں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں 1.5-0.5 فیصد بتائی گئی تھی۔ تاہم زر مبادلہ کی وصولیوں اور ادا نیگیوں کے حالیہ رجحان کی بنیاد پر ترسیلات زر اور درآمدات کی پیش گوئیاں تبدیل کی گئی ہیں۔ ترسیلات زر کی پیش

اور سوم، معاشی سرگرمی میں تیزی آنے کے بعد اور اجناس کی عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث درآمدی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ علاوہ ازیں ملکی منڈی میں زرعی اجناس، جیسے کپاس، چینی اور گندم، کی کمی کے باعث ان کی درآمد ضروری ہو گئی اور اس سے بھی مجموعی درآمدی ادا نیگیوں میں اضافہ ہوا۔ ابھی تک ترسیلات زر میں اضافہ ان ادا نیگیوں کے اثرات زائل کرتا رہا ہے کیونکہ برآمدی وصولیاں اب بھی پچھلے برس سے کم ہیں۔

معاشی منظر نامہ²

اب جبکہ مالی سال 21ء آدھا گزر چکا ہے معاشی سرگرمی کی بحالی زیادہ نمایاں ہو رہی ہے۔ اس بنا پر امکان ہے کہ حقیقی جی ڈی پی نمو 2.1 فیصد کے حد سے تجاوز کر جائے گی اور اسٹیٹ بینک نے مالی سال 21ء کے لیے اپنی حقیقی جی ڈی پی کی پیش گوئی بڑھا کر 3.0-2.0 فیصد کر دی ہے جو پہلے 2.0-1.5 فیصد تھی اور مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں دی گئی تھی (جدول 1.2)۔ اس نظر ثانی میں معاشی

جدول 1.2: کلیدی معاشی اہداف اور پیش گوئیاں

مالی سال 20ء	مالی سال 21ء	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں
فیصد نمو	ہدف ¹	
حقیقی جی ڈی پی	-0.4	2.1
صاف (اوسط)	10.7	6.5
ارب ڈالر		
ترسیلات زر	23.1	21.5
برآمدات (ایف او بی)	22.5	22.7
درآمدات (ایف او بی)	43.6	42.4
فیصد جی ڈی پی		
مالیاتی خسارہ	8.1	7.0
جاری کھاتے کا خسارہ	1.7	1.6

ماخذ: وزارت خزانہ، منصوبہ بندی کمیشن؛ ² اسٹیٹ بینک

¹ تفصیلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کا اسٹاف نوٹ 02/20 بعنوان پاکستان کی غذائی منڈی میں نرخوں کے استحکام کا کمینڈم: مسائل کی جانچ اور ممکنہ مشکلات (اپریل 2020ء)۔

² اس سیکشن بشمول جدول 1.2 میں دیا گیا معاشی تجزیہ اور پیش گوئیاں 130 اپریل 2021ء تک، جب اسٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے معیشت کی کیفیت برائے دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء کی منظوری دی، تازہ ترین تھیں۔

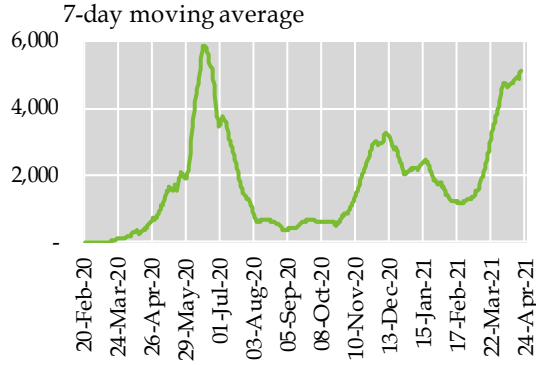
پابندیاں عائد ہونے کے بعد سفری خدمات کی درآمدات میں زیادہ بڑی کمی کے باعث خدمات کا کھاتہ مزید بہتر ہونے کی پیش گوئی ہے۔

ساتھ ہی ساتھ درآمدی ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں دی گئی پیش گوئیوں کے مقابلے میں لگ بھگ 9 فیصد بڑھ گئیں۔ پیش گوئی میں یہ اضافہ زیادہ تر معاشی سرگرمی کی رفتار، گندم اور چینی کی اضافی درآمدات اور اجناس خصوصاً خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ عرب لائٹ کی قیمتیں اپنی آخر جون 2020ء کی سطح سے تیزی سے بڑھی ہیں اور اب کووڈ سے پہلے کی سطح کے قریب ہیں۔³ چونکہ تمام توانائی مصنوعات، خام تیل، پیٹرولیم مصنوعات، ایل این جی اور کوئلہ کے درآمدی حجم پہلے ہی پچھلے سال سے زیادہ ہیں اس لیے دسمبر 2020ء سے تیل کی قیمتیں درآمدی ادائیگیوں کے اضافے میں حصہ ڈال رہی ہیں۔

بیرونی شعبے میں ایک مثبت پیش رفت حال ہی میں آغاز کردہ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) میں بیرون ملک پاکستانیوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ہے۔ یہ غیر مقیم پاکستانیوں کو ایک مکمل ڈیجیٹل بینکاری حل فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کا اقدام ہے جس کے ذریعے دور بیٹھے صارفین پاکستان میں متعدد بینکاری خدمات سے استفادہ کر سکتے ہیں نیز خصوصی حکومتی بائڈ (نیا پاکستان سرٹیفکیٹس)، اسٹاک مارکیٹ اور رینیل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ ان اکاؤنٹس کے ٹیکس کے امور بھی آسان ہیں اور رقوم مکمل طور پر قابل منتقلی ہیں۔ آر ڈی اے کے افتتاح کے پہلے سات ماہ کے اندر ان میں آنے والی رقم ایک ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے۔

مالیاتی شعبے میں بجٹ خسارے کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جس سے متوازن خطرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ کمی کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی)

شکل 1.3: پاکستان میں روزانہ سامنے آنے والے کووڈ کیسز کا رجحان *

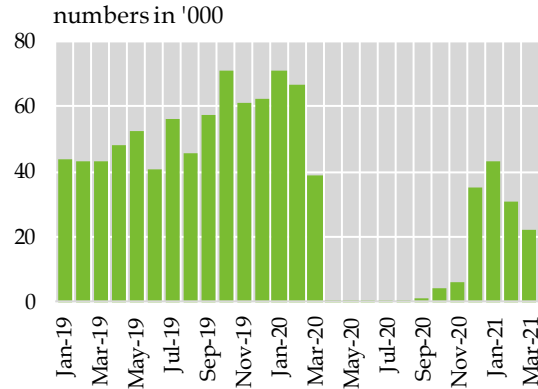


*As of April 27, 2021

Source: World Health Organization

گوئی دو بنیادی عوامل کی بنا پر لگ بھگ 10 فیصد بڑھادی گئی ہے۔ پہلا عامل تمام اہم راہداریوں میں رقوم کی آمد میں مسلسل اضافہ ہے حالانکہ ابتدا میں خدشات تھے کہ جب تارکین پاکستان واپس آئیں گے تو رقوم کم ہو سکتی ہیں۔ دوسرا عامل روزگار کے لیے بیرون ملک جانے والے پاکستانیوں کے رجحان میں خوش آئند تبدیلی ہے۔ دسمبر 2020ء میں پاکستان سے روزگار کے لیے ترک وطن کرنے والے افراد کی تعداد بڑھ گئی اور یہ رجحان تب سے جاری ہے (شکل 1.4)۔ علاوہ ازیں، کووڈ 19 کی تیسری لہر کے جواب میں بعض ترقی یافتہ معیشتوں میں نقل و حرکت پر دوبارہ

شکل 1.4: روزگار کے لیے بیرون ملک جانے والے پاکستانیوں کا رجحان



Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

³ عرب لائٹ کی قیمتیں آخر جون 2020ء (35.2 ڈالر فی بیرل) اور 7 اپریل 2021ء (61.7 ڈالر فی بیرل) کے درمیان 75.2 فیصد بڑھ چکی ہیں۔

شعبے کے درآمد کنندگان کو موجودہ ٹرمینلز کی اضافی گنجائش کا استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ نجی شعبے کی زیادہ شمولیت خریداری کے عمل کو درست کر کے اور مارکیٹ پر مبنی نرخوں کے تعین کو ممکن بنا کر معیشت میں سستے ایندھن کے استعمال میں تیزی لائے گی اور رسدی زنجیر کی حرکیات کو ہموار کرے گی۔

لبِ لباب یہ ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی دو سہ ماہیوں کی صورت حال کو مد نظر رکھیں تو رواں مالی سال کا معاشی منظر نامہ بہتر ہوا ہے۔ موجودہ معاشی رفتار کو مزید تحریک آئندہ مہینوں کے دوران ویکسین کے کامیاب اجزا سے مل سکتی ہے۔ کاروباری اعتماد مسلسل بہتر ہو رہا ہے جیسا کہ آئی بی اے ایس بی پی سروے کے مارچ 2021ء تک کی جانے والی چار مسلسل لہروں میں مثبت احساسات کے بلند ہونے کے تسلسل سے ظاہر ہوتا ہے۔ آخراً، آئی ایم ایف کے پروگرام کی بحالی سے متوقع طور پر اضافی بیرونی فنانسنگ کی راہیں کھل جائیں گی اور ساختی اصلاحاتی ایجنڈا پر ملک کی پیش رفت کو بھی تقویت ملے گی۔

کی ادا نیکیوں کی وصولی مجموعی مالیاتی توازن کو بہتر بنائے گی۔⁴ اس دوران اضافے کا خطرہ کچھ غیر میزانیہ اخراجات سے ابھر سکتا ہے جو مالی سال 21ء کے بقیہ عرصے میں حکومت کو اٹھانے پڑ سکتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ مختلف انڈپنڈنٹ پاور پروڈیوسرز (آئی پی پیز) کے ساتھ حکومت کے حالیہ ایم او یوز ہیں جن پر کافی پیشگی ادائیگی کرنا پڑ سکتی ہے۔ اگرچہ آئی پی پی ہیز کے واجبات کی ادائیگی صحیح سمت میں ایک قدم ہے تاہم ملک کے ٹکڑوں میں بٹے ہوئے شعبہ توانائی کے لیے مربوط اور گہری اصلاحات کی بھی ضرورت ہے۔

اس سلسلے میں اس رپورٹ میں پاکستان میں ایل این جی مارکیٹ کی حرکیات سے مختص ایک خصوصی سیکشن شامل کیا گیا ہے جس میں تفصیل سے اس موضوع پر بحث کی گئی ہے کہ موجودہ ضوابطی اور آپریشنل فریم ورک کس طرح درآمد شدہ جنس کی منصوبہ بندی، خریداری اور فراہمی کے حوالے سے موزوں ترین نتائج نہیں دے رہا۔ ایک مثبت پیش رفت یہ ہوئی ہے کہ حکومت نے حال ہی میں نجی

⁴ سپریم کورٹ نے اپنے نومبر 2020ء کے فیصلے میں حکومت سے 60 ماہ کے عرصے میں جی آئی ڈی سی کے تحت واجب الادا قوم صنعتی اور تجارتی اداروں سے وصول کرنے کو کہا جبکہ پہلے 24 ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔